

پیر زین العابدین

جناب مولوی حسن اشرف مرحوم

هو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا



انجمن

شجرہ سادات مندو و صلح فتح پور

مؤلفہ

جناب مولوی سید حسن اشرف صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ فی الجنۃ

ناشر

سید ظفر عباس لفظی
راولپنڈی

مؤلف مولوی عبدالحسن اشرف صاحب موعود

ناشر سید ظفر عباس نقوی بی ایس آرٹس ایم ایس ایل ایل بی

کتابت عبدالحی

چھاپہ خانہ تعمیر پرنٹنگ پریس راولپنڈی

مقام اشاعت ۶۶۸ - بہال چنڈا سٹریٹ سیالکوٹ

(تفصلاً تقسیم کے لئے)

عرض نامہ شجرہ

اب سے تقریباً بیس سال کی بات ہے کہ ایک نسخہ قلمی متعلق شجرہ انساب اہل
ہند و ارض فتح پور مشہورہ خاں مکرم میر فرخ حسین صاحب مرحوم کے پاس سے برآمد ہوا
نسخہ قلمی جد مرحوم خباب مولوی سید حسن اشرف صاحب کے دست مبارک کی تحریر یہ
او خط شکست میں لکھا ہوا تھا، ایک مدت کے بعد یہ تحریر نظر سے گزری نانا جانی مرحوم بہت
یاد آئے۔ اور اسی وقت یہ یاد وہ کیا کہ اس نسخہ کو طبع کرایا جائے تاکہ بزرگوں کا نام برقرار رہے
مگر بقول رب جمیل کل امر مرصون یا وقتا تھا۔ اس کے چھپنے کا وقت معین نہ تھا۔ اور
وہ اس وقت معلوم نہ تھا۔ کچھ تو مشاغل و تیوی اور پھر نامساعدت روزگار و کثرت
افکار درمیان میں حائل رہے، حتیٰ کہ سخت ترین انقلاب یعنی تقسیم ملک ہندوستان
انکھوں سے دیکھنا پڑا عزیز واقارب و دوست احباب سب منتشر ہو گئے سادات مند
بھی اس انتشار سے محفوظ نہ رہ سکے اکثر و بیشتر حضرات نے ترک سکونت کر کے
مہاجرت اختیار کی اور مختلف مقامات پاکستان میں سکونت پذیر ہو گئے۔
جد تہذیب گوار خباب مولوی سید حسن اشرف صاحب مرحوم نے اس شجرہ کی
تالیف سنہ ۱۲۸۵ ہجری میں شروع کی تھی۔ اور یقینی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کب اور
کس سال سلسلہ تحریر ختم کیا۔ ایک دوسرا شجرہ جس کی تالیف میر ظہور احمد صاحب
منسوب کی جاتی ہے بھی حقیر کی نظر سے گزرا۔ یہ شجرہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں یا اس کے
بعد لکھا گیا۔ سوا و خط سے معلوم ہوتا ہے کہ میر ظہور احمد صاحب مرحوم کے بعد اور
لوگوں نے بھی اس میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیا ہے۔ علاوہ سوا و خط کے طرز تحریر
اور زبان بھی مختلف ہے۔

ضرورت تھی کہ شجرہ النساب میں موجودہ نسلوں کا تعلق بھی دکھلایا جاتا
 مبالغے میں کافی عجز و خوف کرنے کے بعد حقیقہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ شجرہ کو مکمل کرنے
 کے لئے ضروری مواد کی فراہمی اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے پھر طبیعت نے
 بھی یہ گوارہ نہ کیا کہ جدِ مرحوم کی تحریر سے تحریرِ بلاؤں اور مٹل میں کھد کا پوند
 لگاؤں، لہذا یہی مناسب نظر آیا کہ ہر کا یہ کتابچہ بیاوگار جدِ مرحوم بحسنہ طبع لکھا
 ولا توفیقی الا من جانب اللہ۔ جا بجا ضرورتاً نوٹ لکھ دیے گئے
 جن کو دیکھ کر وہ حضرات جو پاکستان میں موجود ہیں اپنا سلسلہ نسب دیکھ سکتے
 ہیں۔ اور دکھلا سکتے ہیں۔ ناظرین سے یہ اہتماس ہے کہ جن صاحبان کے نام
 اس شجرہ میں نہیں ہیں، اور ظاہر ہے کہ کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہو سکتی ہے
 اس وجہ سے کہ یہ شجرہ تقریباً ستواسال پہلے لکھا گیا تھا اس دوران میں نسلیں
 بڑھتی رہیں۔ اس دنیا نے ناپائیدار میں لوگ آتے رہے جاتے رہے لہذا وہ حضرات
 اگر میری کم عقلی اور عدم واقفیت کو دور کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ تو حقیقہ ناشر
 بعد شکریہ قبول کرنے کو ہمہ وقت تیار ہے۔ اگر ممکن ہو تو تفصیل کے ساتھ دوسرے
 ایڈیشن بزبان اردو شائع کر دیا جائے گا۔

استاذی جناب مولوی سید باقر حسین صاحب مرحوم قابلِ عہد شکریہ و امتنان
 میں کہ مسودہ اسی کی نقلی خط نستعلیق میں تحریر فرمائی۔ صاحبان واقفیت کو معلوم
 ہوگا کہ جدِ مرحوم کی تحریر کا پڑھنا آسان نہیں تھا۔ آخر میں بر خوردار منتظر عباس سلمہ
 کے متعلق صرف اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسی کی سعی سے اس کتابچے
 کی طباعت و قلم پذیر ہو رہی ہے۔ فقط والسلام۔ (احقر ظفر عباس)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شجرهٔ انساب سادات منتهی در شمع فتح پور یوپی ()
و آن مشتمل است بر یک مقدمه و چار شجره و یک خاتمه - و هر شجره مملو از
فروع و اوراق و اثمار مقدمه در بیان سنین و اسماء بزرگان همین از حضرت
ابوالبشر تا حیات جد امجد سید محمد مرحوم و مغفور - و نیز کیفیت تشریف آوری
جد مغفور از ولایت اصفهان بجانب هندوستان و حال آبادی سادات منتهی در
دروداد تعمیر مسجد کذا مشتبست است بچند شعبه -
شعبه اولی از مقدمه نسب جدا مجد جناب سید محمد صاحب مرحوم از
حضرت ابوالبشر تا زمان حضرت خاتم الانبیاء و المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ
المعصومین - علمائے اعلام و مورخین اسلام و علمائے یهود و اخبار نصاری را
در تعیین سالهای نزول ابوالبشر علیہ السلام اختلاف بسیار است - محمد که از متقدمین
مورخین اسلام است از وقت نزول آدم و در دنیا تا زمان جناب خاتم الانبیاء صلوٰۃ

اللہ علیہ وآلہٖ و آلہٖ سلم جمیع شش ہزار و سیرہ سال گذشتہ و دیگران پنج ہزار و ہشتاد
نیز بیان کرده اند۔ وہ از عید اللہ ابن عباس مروست کہ از زمان آدم تا طوفان
نوح دو ہزار و دو صد و پنجاه سال و از طوفان نوح تا وقت ابراہیم ہزار و ہشتاد
و نہ سال و از روزگار خلیل الرحمن تا ہنگام موسی سلام اللہ علیہم پنج صد و شصت
و پنج سال و از وقت موسی تا زمان سلیمان پنج صد و سی و صد سال و از زمان
سلیمان تا سکندر ذوالقرنین رومی ہفت صد و ہفت و نہ سال و از زمان سکندر
تا رفع عیسیٰ بہ آسمان سی صد و شصت و نہ سال و از چین رفع عیسیٰ تا ہنگام
ولادت حضرت غنی مرتبت شش صد و سی سال۔ بریں تقدیر از زمان ابوالبشر
تا میلاد نبی چون و بشر حضرت محمد مصطفیٰ صلعم شش ہزار و یکصد و بیست و دو سال
گزرشتہ اند۔ و ابوالفتح فامری در تالیفات خود آورده کہ براؤت و ب بن بن
حضرت ابوالبشر آدم ہزار سال و دو ہزار و گانی داشت۔ و بہت پس و نوزده
دختر علی اختلاف الروایات از صلب آدم بہ وجود آمدند۔ و از دنیا انتقال
نہ فرمود تا آنکہ عداد ولادتش بہ چهل ہزار نہ رسید۔ و از چین انتقال آدم تا طوفان
نوح دو ہزار و دو صد و چهل و دو سال و از طوفان تا انتقال نوح سی صد و پنجاه
سال و از وفات نوح تا انتقال ابراہیم دو ہزار و دو صد و چهل و شش سال و
میان ابراہیم و موسی ہفت صد سال و از وقت موسی تا ہنگام داوود و یاسین
صد سال و از داوود تا عیسیٰ ہزار و صد سال و از رفع عیسیٰ بہ آسمان تا ولادت
حضرت خاتم الانبیاء صلعم شش صد و بیست سال۔ بریں تقدیر از خلق آدم تا زمان
میلاد سید عالم بہشت ہزار و ہفت صد سال گذشتہ اند۔ و بعضی شش ہزار و ہفت

صد و پنجاه سال نوشته - و نیز مورخین در تعیین جنت آدم اختلاف نموده اند -
 جمع از صحابه گویند که بهشت آدم جنت المادی بود و بعضی بر آنند که آن جنت
 را خاص برائے آدم خلاق عالم فرموده بود و گویند جنت آدم غیر جنت مخلد بود
 و اختلاف کرده اند درین که آن جنت بر آسمان بود یا بر زمین - بعضی آورده اند
 که بر آسمان بود اما شهر آنست که آن بهشت در دیار فلسطین بود چرا که امر و
 نبی نمی باشد مگر درین دنیا - فقط

و خانه کعبه او لاینا کرده آدم است و ثانیاً معمره حضرت خلیل و حضرت
 اسمعیل و ثالثاً تعمیر کرده حضرت سید الانبیاء حضرت ابوالبشر آدم علیه السلام
 حضرت شعیث - انوش - کنعان - مهمل - ابار - اخنوخ که او ریس هم
 نام داشت و بنی بود - متوشلخ - ملک - نوح مرسام - ارفخشذ - شالخ
 عابر که به هم بود بنی است - قانع - ارغوا - سرور - ناخور - قارخ -
 ابراهیم - حضرت اسمعیل - قیدار - حمل - بنت - سحاما - الهمع - الیسع
 ادر - اود - عدنان - مقد - نزار - مضر - الیاس - مدر که - خزمیه -
 کنز - النصر - مالک - مضر - غالب - لوی - کعب - مره - کتاب -
 تقی - عبد مناف - هاشم - عبد المطلب - عبد الله - جناب محمد مصطفی صلعم
 جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب - جناب سید - خاتم الانبیا امام ثانی
 ابو محمد الحسن المجتبی - امام سوم خامس آل عبا شهید گریا ابو عبد الله الحسین - امام
 چهارم جناب امام زین العابدین امام پنجم جناب امام محمد باقر - امام ششم
 امام جعفر صادق - هفتم امام موسی کاظم - هشتم امام موسی رضا - نهم امام

محمد نقی ۵۰ - دهم امام حضرت علی نقی یازدهم امام حسن عسکری دوازدهم امام
قائم المنتظر جناب م ح م د و مهدی علیهم السلام

شعبه ثانیة در تبیین حال حقوق نسب حضرت جد امجد سید محمد مغفور
امام علی نقی علیه السلام و جدا شدن از وطن مالوفه صفایان و آمدن به هند و
اولاد و حیه و صورت قیام به یلده دلی و غیره

واقفان این رو و ادعایات جناب جد امجد چنان بر صفحه بیان نگاشته
اند که حضرت امام علی نقی که جد اعلا سید مرحوم اند - پنج نفر از ذواستند
حضرت امام حسن عسکری و عسکری و محمد و حسین و جعفر - حال انتساب و احوال
سلسله نسب اولاد و احفاد سید محمد مرحوم به سید حسین بن امام علی نقی علیه السلام
از رشحات و نباتات و محفوظات بهاء الدین نقشبند و غیر هم بخوبی هویدا است
من شاء الاطلاع علیه فلیسرجع الیه - و آنکه مرحوم عوام نسبت نسب خاندان
جناب جد عالیشان مرحوم بجناب سید جعفر ملقب بتوابع و مشهور بترابان خلائق
به کذاب اصحت سراسر غلط و خلاف و از جای بیاعتنا توت نرسیده سید حسین
سید قائم سید ابراهیم سید محمود سید فخرالدین سید جعفر سید احمد - که از ولایت
عرب یعنی وطن مالوفه خویش از دشت ظلم و ستم اعادی برآمده در یلده اصفهان
سکونت گزین بودند - از بطن خاتون معیت مستحون شان دو فرزند نیک اختر بوجود
آمدند - نام پسر بزرگ سید محمد و اسم پسر ثانی سید جعفر مجروح و حرم پوش نهادند -
اما - اغلب آنست که امام علی نقی علیه السلام چهار پسر داشتند - نام عسکری
سبعه مکرر نوشته شد و بدین وجه جناب مولف مرحوم به سماع ائمه و الله اعلم بالصواب

حال تشریف آوردن جدا مجد سید محمد میر و راز بلده صفایان بولایت
هندوستان بر صفحه صداقت بیان را و میان چنان مرکوز و منقوش است که چون
در ایام خروج ملاکو خان ابن لولی خان بن خلیفه خان بممالک عرب و روم و
ایران انقلاب بسیار فتنه و آشوب بے شمار و حوادث و امور و اعصار بمعرض
ظهور آمده در معارک و مصافحائے عظیم روداده که کسے از خویش و بیگانه را منی
شاخت و زمانه پر دم و بهران طرح رنگ دیگری انداخت، بدین سبب حضرت
جدا مجد سید محمد میر و راز بلده صفایان قیام پذیر بودند چون در زمین ولایت - نیز
آشوب فتنه و نسا و سر بالا کشید - جناب جد نامدار از صفایان (اصفهان) هم معه
اہل و عیال و برادر و مالی و منال برآندہ مسافر شدند و بعد احوال مصائب بے شمار
و صواعب سحر بسیار بارانہ حج بہ بیت اللہ الحرام رسیدہ و انقراض ازادائے
مناسک حج در زیدہ بہ بشارت و انبشارت از ازل بلکہ طیبہ بہ بلکہ دہلی بہ سلطنت
غیر در شاہ بادشاہ تشریف بہ ہندوستان آوردند - چونکہ عداوت قسطنطنیہ سلطان
زمان با عترت طاہرہ سید انس و جان و شیوع قتل و غارت موالیان و اولاد
نزدیکہ حضرت امیر مومنان و تمامی غلامان آن خاندان اختیار کتمان ملت و طریقہ
حقہ اثنا عشریہ اقامت نمودہ طریقہ انیقہ تقیہ را پیش نهاد خاطر ساختہ و بظاہر
بزمہ اہل تقویٰ و رآندہ سیرادقات خود با بکمال حریم و احتیاط میگردند و در
ہندوستان نیز سلطنت ہماں طالیان جیفہ یعنی خلفائے مردانیہ و مغلاتیہ و
عباسیہ و اولاد آہنا علو داشت ازین جہت بپاس آہود و حرمت و جان و ناموس
و عزت و خیالات بجانب خویش از ایادسی ظلم حکام و سلاطین عبد بنحواوہ

چشت مرید شدند - و خمره پیران چشت یعنی خلافت حاصل ساخته و بسیار مال و مال
و اسباب و اموال براه رضائے ایزد متعال انبار ساخته از اولیاء کامل و اکمل گشت
و بحکم باطن اثر آنجا در بلده کمره آمد و توطن اختیار فرمودند - در آن زمان که سلطه
یا ^{۸۷۲} میگذشت به بلده مانیکور مخدوم شاه حسام الحق که از درویشان
وقت خود بودند تشریف میداشتند جناب جد امجد بنابر شهره ظاهری خود در
ندوب صوفیه بنابر حفظ آپد و ناموس از دست و عادی خاندان عزت ظاهر
خدمت شاه صاحب رفته و طالب طریق و روشی گشته و در کمره سکونت
گزین گردیدند -

فصل ثانی - در ذکر حال نزاع لفظی با سادات قطبیه و کیفیت بنائے
آبادی سادات متدوا و حال سید جعفر مجید برادر خرد حضرت جد امجد مرحوم و
رواد مسجد کمره و مقابر جد امجد و در کمره -

و اتفاق این حال برین منوال بیان نموده اند که چون جد امجد سید مرحوم صلح
اقامت در کمره انداختند بعد از ایامی چند با اتفاقات و وقت نزاع لفظی با
قبیل با سادات قطبیه که در آن زمان جم غفیر و جمیع کثیره یوده اند و در
کمره سکونت می داشتند و راس در پیش نهاد و برادر مسمی سید موسی و سید علی
و هر دو مریدین شاه صاحب مبدوق الذکر بودند بمیان آمد - و بیاعت عجب
کثرت جمعیت خویش سخنان تا ملائم و جور و ستم نسبت به جد امجد مرحوم از دست
آنها ظاهر شد - چونکه جناب جد مرحوم را زمانه قبیله سکونت کمره سپری شده
بود و زاده از دو سپرد یک ذات خود ناصر و معینه نه داشتند ناچار تنگ

آمد خدمت شاه صاحب مسبوق الوصف حاضر آمده بشرح حال واقع ساختند
دل شاه صاحب از کبر و زیاده روی سادات قطیبه بر جد امجد مایه سوخت و کمال
غضب و جلال جناب جد امجد را همراه گرفته روانه گشتند - چون بهر دو
برادران قطیبه را آگهی از رفتن جناب جد مرحوم بمانک پور خدمت شاه صاحب
شده بود و در فکر سخن رنگ تبیس و چل بودند که ناگهان خبر بغضب تشریف آوردن
شاه صاحب به آن شخص آن دو برادر قرع سمع شد - هر دو سر کن و بر کن گشته یکدیگر
تسکرامی بغار کنار دریا خزید - و دیگر کسی ترس غضب پیرموش و ارسوراخ
صید جاگزید که مقدمه شاه صاحب بهر آن هر دو خون گرفتگان رسید و از حیل و
بختی آنها شاه صاحب آگهی گردید - شعله غضب شاه صاحب دو بالا سر کشید -
و خدنگ دعا کے بد نسبت آن هر دو روپوشان از قوس سان شاه صاحب
مسبوق البیان بر بدست اجابت حضرت مجیب الدعوات در رسیده همانم
کراره دریا بر سر بیچاره عیسی فرو کوفته شد - و بیچاره موسی موشوار به سوراخ
بقیة العمر میان سوراخ صید خزید که گاهی مجلس مردان جاگرم نه کرد و کیفیت
اتوشت بر حالت فکورش غالب آمده معجزان به سرمی کشید و کمال نظر بظان
بر مانده دست حضرت جد امجد گرفته شاه صاحب از کرا را ای جانب مغرب گشته درین
مقام رسیده که حال سادات متدوا در آن زمین آبادانی گویند که در این هنگام این مقام
مسکن سباغ و بهرام و منبست اشجار خار واره و محرابی مردم آزار بود و یک گوشه
آن محافه پاسی یا پاسبانی بود و تقریب شادی کتختانی سپیش حسب تو اعد منور متدوا
اوقاتم بود شاه صاحب بعین عنایت دست جد امجد گرفته در آن متدوا نشاندند که نوشته

ایں نمٹوا شائید ہیں جا لایا دیاں کیند بنائے کثرت آبادی و ترقی اولاد و شہادت
قیامت درینجا باقی خواہ بود و عصلے کہ بدست داشتند زمین فرو کو
دعائے دوام البقائے ایں آبادی نیز زبان راندند۔ نشانش هنوز موجود
چار دیواری و شکے کہ کندہ اش ناد علیاً است قائم است۔

بعد با سترضائے شاہ صاحب جد امجد مرحوم ہمراہ شاہ واپس بہر گڑ اور
چندے دیگر سکونت داشتند و دو پسر و دو بیٹہ عقیقہ کہ ہمراہ خود از دہان
صفایان آورده بودند ہما نجا بودند و ماندند۔ نام پسر بزرگ سید حسن و
سید حسین بود و ہر سہ صاحبان باوقات محو و داعی اجل را بلیک اجابت
مراقبہ شریفیہ الہیہ تہرگوار و زنان و بچگان در راہ بازار گڑ اور پہلوئے
کہ بنا کردہ یکے از دوستان راسخ العقیدت ولایت ایران است و حالاً
شاہ صاحب مشہور واقع اند۔

واقفان حال جد امجد مرحوم جنس آورده اند کہ سنگام طفولیت و
شباب جناب جد امجد مغفور بولایت صفایان محلہ گلستان با شخصے کہ ہم
قوم و ہم سن و ہم کتب و ہم فن بودند رابطہ محبت و اتحاد و ضابطہ موافقت
و دواد چنان مستحکم و مربوط گردیدہ بود کہ گوئی دو فرزند تو امان اند و دو مغیر
با دام در یک پوست ہم چنان کہ ہما جرت ہمہ گرا شاق ہی پیدا شدند با اتفاق
آب و دانا چوں جناب جد مرحوم راخت عزیمت بہ یارگی سفر سندوستان
بستہ شد۔ ہما جرت کلی و جدائی قطعی بمیان آمد۔ ایں امر بیاں دوست صادق
الوہاد بسیار شاق و دشوار رفت چوں بہ ہجران دوامی نتوانست پرداخت

مجموعه بود و قلمی و شوق دلی بعد از چند گاه لباس تجارت بر خود آراسته از
ولایت ایران محض به تمنا کے ملاقات و دست قلمی خویش یعنی جد امجد مرحوم را
و مصائب سفر بر خود اختیار ساخته - بعد قطع مراحل در بلده دہلی رسید و از آنجا
جویان جویان و بسا لک تقفیش و تفحص پویان پویان خود را در بلده گرد آریساند -
چون فشی سر نوشت آن دوست معارف ملاقات جد مرحوم تحریر نه فرمود
بود قبل از رسیدنش به کربلا جناب جد مرحوم داعی اجل و البیک اجابت گفتند
در اسی ملک بقا شده بودند - نوبت ملاقات صورت نه نسبت از بی سبب
دلش ملول در بخور گردید و یادگار خود مسجد سنگین قرب مرقد شریف جد مرحوم
پاکرود - به امضاء روزگار در از عمارت مسجد مذکور بحوادث احوال و بطنام
نهاد - و دیگر باره خواجہ قربان علی کہ یکے از عمال شاہی بجهت نورالدین جہانگیر
بادشاہ بود مجدداً ببناء سماں مسجد بناده با تمام رسانید و عهد بناء این مسجد
بار دیگر بدست خواجہ قربان علی ہم عصر رسید ہاشم مرحوم در سال ۱۰۰۰ هجری بود
و خیر البقاع مادہ تاریخش نمود - چون شاہ ابوالہاشم در آن مسجد شب در روز
قیام نمی داشتند بنام شان شهرت یافت -

سید حفیظ مجروح هم پوش برادر خور و جناب جد امجد کہ سمراہ تشریف آورده
بودند - در ملک چارکار کہ مابین کابل و بلخ واقع است جای گرفته -
بسیار اوقات زندگانی نموده بچاک آرمید مدت اندک -

شعبہ رابعہ :- در ذکر حالات ہر دو پسران جد امجد سید محمد مرحوم تا شرف ابدی
منہ دوا -

راوی این آثار و نقل این انساب و اثمار چنان بر صفحه روزگار ثبت نمود
چون جناب سید محمد مرحوم این سببی سراع را دواغ ساخته بر بارگی سفر آخرت باز
و پهلوی جنوبی مسجد مدون گشتند و دلپیر خجسته سیر سید حسن و سید حسین و در دنیا
گذر استند و بدین باقیات الصالحات نام نیکو عهد نامدار مرحوم در دارنا پایدار
تا یوم القادری باقی خواهد بود. این هر دو بزرگوار نیز در کمره سکونت گزیدند و در
موجوده شاه صاحب تشریف پیاور دهند و هما بجا از دار فنا راحل ملک دنیا
گشته پهلوی پدر عالی قدر و توفیق گشتند

سید حسن لا ادره وفات یافت و سید حسین یک پسر فرزند اختر نسل
خویش در دنیا گذارشت. نام نامی پسر سید جان شاه بود. سید جان شاه حبیب
ناموره شاه صاحب در مقامی که نامزد عید امجد مغفورشان شده بود تشریف
آورده طرح تعمیر مکان خویش و آبادی مند و انداختند. سنین شروع آبادی
مند و تقریباً هشتصد هجری بحساب می آید. چون تاریخ وفات شاه
صاحب شرح بجای یافته اند که سنه هشتصد و پنجاه و سه هجری می شود
و عید امجد مبرور قبل از آن سی سال تشریف به هندوستان آورده اند.
پس درین صورت تاریخ رسیدن در کراچی سنه هشتصد و سیست و
سه می گردد. ازین حساب تا ایندم تحریر نسخه اند که سنه هشتصد و سیست
شروع آبادی مند و راسه صد و هشتاد و نه سال بحساب می آید. چون
سید جان شاه سنگ آبادی سادات مند و انداخته رخت قیام عمریش به
اهل و عیال درین مقام انداختند برکت قدم سادات لزوم جناب سید جان

شاه این خطه و کشت و کشت بهار کشمیر گردید - و چار سپر با لطافت نیردانی از آن
بزرگ عالی نسب بوجود آمدند - حالا بیان به چار سپر بحیار شجره نموده می شود
شجره اولی :- متفرع است به نه فرع و مشعر است بر ذکر احوال
اولاد سید احمد سپر بزرگ سید جان شاه

شجره ثانیه :- مبنی است بر دو اوراق و محتوی است بر بیان حال

اولاد سید عالم سپر ثانی
شجره ثالثه :- مشتمل است بر دو ثمره به تبیین کیفیت اولاد سید قیام الدین

سپر ثالث

شجره رابعه :- مزین است بر سه ازهار و ترقیم حالات اولاد سید

قطب سپر رابع

شجره اولی

(در بیان حال و اولاد سید احمد سپر بزرگ سید جان شاه متفرع به نه فرع)
فرع اولی :- در بیان اولاد سید احمد تا سید هاشم از سید احمد یک سپر سید
راجی بزرگ بوجود آمدند و از سید راجی بزرگ یک سپر سید رحین پیدا شدند
و سید رحین دو سپر یادگار خویش در دنیا گذاشتند - سید ملک - سید کبیر -
سید ملک بدو سپر آرائش دنیا داشت - سید احمد و سید داود - سید احمد
بدو سپر آرائش دنیا داشت - سید هاشم و سید پیار -

فرع ثانیہ :- در ذکر حالات و اولاد سید ہاشم مبرور و مغفور آوردند
 اند کہ سید ہاشم مرحوم کہ نسبہ یعنی پوتہ سید ملوک بودند و سید ملوک معصوم
 خلافت بہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ در سال ۹۱۴ ہجری بودہ اند و سید ہاشم
 در عہد و وقت نورالدین محمد چہانگیر در سال ۹۱۴ ہجری اوقات حیات خود را گذراند
 و آنکہ تمامی مواضع سلیم پور و ہمیر و آل ہرود و منگرولی و غیر ہم معات کنند
 سید ہاشم اند و معافی و ولست بیکہ از اراضی منہ و خاص معات کنند و
 ملوک موافق فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی است و سید ہاشم تمام موافق
 و معانیات را بر پنج لپران خویش برابر تقسیم ساختہ و پائے مصارت ذاتی
 خود موضع محمد پور و اراضی او پنچوا را کہ در سلیم پور واقع است مقرب داشتند
 و از سلب سید ہاشم پنج لپسری بود آمدند سہ لپسری از زوجہ اولی و دو لپسری از زوجہ
 ثانیہ نام لپسری سید ہاشم - سید نظام الدین سید فیض اللہ عرف سید زندہ و سید
 محمد از زوجہ اولی و سید باب اللہ عرف بولا میاں و سید محب اللہ از زوجہ
 ثانی و ہر پنج لپسری پنج خانہ ہائے خود برابر مقابین یک دیگر یکجا بنا ہنادر سکونت
 اختیار ساختند کہ الحال بلقب پانچو دروازہ اشہار دارو - حالاً بیان
 اعقاب ہر پنج لپسری سید ہاشم مغفور بہ پنج فرع نمودہ می آید -

فرع ثالثه :- در توضیح اولاد سید نظام الدین پسر بزرگ

سید نظام الدین بیک پسر روشنی چشم بخشید. سید به خود و اعراف سید
ناهو دلد. دو پسر سید غلام محمد و سید شهاب الدین عرف لکهن. سید غلام محمد
بد پسر آتش خانه داشت سید اچین و سید لکهن. سید اچین یک پسر عقب
خود گذاشت. سید غلام رسول که با دختر ملا جلال الدین در قصبه غنوه کتخدا شده
و دوازده سال بود آمدند سید محمد اشرف و سید محمد صلاح. از سید محمد اشرف سه پسر
متولد شدند سید کاظم علی و سید فضل علی و سید حمید علی. سید کاظم علی که با دختر امام الدین
در ماکپور کتخدا بود. چهار پسر از آنها بوجود آمدند. پسر بزرگ سید غلام ضامن که با دختر بیجو
میان در مالک پور کتخدا بودند و سید غلام مهدی و سید غلام عابد اعلی نالد. سید
غلام ضامن به پسر و یک دختر زینت حیات داشتند. سید غلام حمید و سید غلام امام
و سید غلام عباس. سید غلام حمید دو زوج و دو فرزند و دو فرزند نیا. نالد
از نیا و در ششمین هجری وفات یافتند. و سید غلام امام نیز دو زوج داشتند. سید و دختر
غلام مهدی هم نشان. و دومی و دختر میر حسین علی رسول پوری از زوج و دومی و پسر بوجود
آمدند. سید اکرام حسین و سید گوهر حسین و یک دختر که عبد الحسن منسوب گردید. سید
غلام عباس یک پسر داشتند مستمی به سید احمد حسین که در پیشی کتخدا بودند و
سید غلام تاج با دختر جو مهدی میگو ساکن قصبه غنوه کتخدا شده. سه دختر گذاشتند
فوت گردید. و دختر بزرگ سید ابو محمد پر شد پیوری کتخدا شد و دومی در غنوه
نزد محمد بخش و سوی درمندا و سید علی حسین سکوح شد و سید فضل علی پسر دومی
میر محمد اشرف یک دختر داشت. سید غلام مهدی کتخدا بود که ذکر ایشان گذشت

عبد الحسن
مکرم
کترانی
کتاب
شیده
م
و
اشته
زوج
و
زوج
سکونت
آبیان

سید خدا بخش عرف گھورے یا دختر سید خیرات حسین کتخدا اولاد و سید
 عرف گلوبا دختر دوست محمد کتخدا دو دختر داشت یکے نابینا و دومی بسید فضل
 کتخدا و سید شہاب الدین عرف سید لکھن ابی سید برخوردار ولد سید غلام الدین
 دو سپرد داشت۔ سید عطا الشرف عرف عطن و سید فتح مبارک عرف فتح سید
 یک سپر یادگار گذاشت سید غلام شاہ ولدہ یک سپر و یک دختر نام سپر
 میر مظفر علی ولدہ سید بہادر علی ولدانہ سید محمد امین و سید محمد ثنین و دو دختر و
 فتح یک سپر و دو دختر داشت نام سپر سید امام الدین یک دختر بی بی صاحب
 داشت بسید کاظم علی کتخدا بود و سید لکھن یک سپر گذاشت سید محمد امین بنتہ یک
 دختر بی بی عیون بسید رستم علی ساکن سادات کوڑہ کتخدا یک دختر بی بی لکائی داشت
 کہ بہ سید چراغ علی ساکن کوڑہ کتخدا شد۔

سید محمد مصطفیٰ (سید محمد صلاح) سپر دومی سید غلام رسول ولدہ امام بخش
 بہ دختر چوہدری محمد مصطفیٰ رئیس قصبہ منہوہ کتخدا شد۔ ولدانہ سید سپر سید مظفر علی
 سید قاسم علی و سید بہادر علی ولد بہادر دختر منی بی بی و چٹنی بی بی۔ سید مظفر علی
 دو دختر داشت۔ دختر بزرگ بسید اولاد حسین کتخدا بود بنتہ یک دختر بہ احمد بخش
 کتخدا۔ دختر ثانیہ بجان علی الہ آبادی کتخدا اولاد۔ سید قاسم علی بہ دختر نعیم اللہ
 پیر زادہ نانک پوری کتخدا بود ولدہ امداد حسین عرف منگو۔ سید بہادر علی یک
 سپر و پنج دختر گذاشتند۔ سپر سید محمد حسین دختر ایشان بہ عبد الحکم ہمیشہ
 زادہ خواش کتخدا ساختہ شد۔ و منی بی بی بہ سید غلام مصطفیٰ ساکن منڈو کتخدا
 یک سپر سید اولاد حسین۔ چٹنی بی بی در کوڑا جہاں آباد کتخدا۔

شجره ثانیہ

منہی نہ کر حال و اولاد سید عالم سپر ثانی سید جان شاہ - مشعر بر دو اوراق
 دیباچہ نگاران صحائف الثمار کیفیت اولاد سید عالم مرحوم با بدین طرفہ بعرض
 بیان آورده اند کہ چون با فضل بیروانی سپر ثانی از بطن عقیقه محترمه سید جان شاہ
 مغفور پا بعرضه وجود نهاد نام نامی آن تونہاں گشت زندگانی سید عالم نہادند
 و از سید عالم یک سپر بوجود آمد نام نامی آن سید فتح - شتار یافت و سید فتح بد
 سپر آتش خانہ حیات خود داشت - سید فتح مبارک و سید ابوالمعانی - و رتہ اولی
 از شجرہ ثانیہ در ذکر اولاد سید فتح مبارک عروت سید اوجہی بن سید فتح - سید فتح مبارک
 روشنی دیدہ خویش بد و سپر بخشیدہ - اسماعیل سید غلام مصطفی و سید حسام الدین
 سید غلام مصطفی ولدانیہ سید چاند و سید طاہا و سید مرغل سید چاند ولدہ سید مرتضی
 ولدانیہ سید غلام نبی و سید محمد - سید غلام نبی ولد سید یعقوب نباتہ بی بی - زینت اللہ
 و بی بی و بنتی بسید غلام حسام ابن سید عبدالشکور کتخدا شد و از بطن شان سید
 صلابت علی بوجود آمدند و لدہ سید علی بخش عروت بہن میاں ولدانیہ سید علی اکبر
 و علی اصغر و سید محمد سپر ثانی سید مرتضی بن چاند ولدانیہ سید رستم علی و سید محمد مقیم
 سید رستم علی ولدانیہ سید بہر علی و سید دالم علی - سید بہر علی ولدانیہ یک دختر بسید
 محمد نسیم کتخدا شدہ ولدانیہ مولوی سید غلام ضامن و سید ضامن علی و سید ضامن علی و
 سید اولاد حسین و سید دالم علی و مولوی غلام ضامن و لدہ مولوی سید علی و مولوی سید
 امیر حیدر سرود و کتخدا موجود -

جہ
 سید
 فی
 بخش
 علی
 علی
 بخش
 اللہ
 کتخدا

وسید صامن علی ولده سید آغا علی در کشتن مویور

و مولوی سید صامن علی ولده سید حسن رضا ولده سید حسن رضا و کشتن مویور

وسید محمد تقیم ولده سید محمد نعیم ولده سید محمد نعیم ولده سید محمد نعیم
پسر سرایه حیات ساخت سید مبارک علی مفتی و الحبر و لا ولد و سید غلام عباس و سید
ولد علی و سید بخش حسین و سید غلام عباس ولده سید غلام رضا و لطیف حسین و سید
ولد علی و لده سید علی اشرف و سید بخش حسین و دوز و جبر نکاح داشت از مشکو برالی
یک دختر بچه نکاح سید علی اشرف در آمده و از دوز بانه پنج پسر و دو دختر
پسران سید حسن اشرف و سید احسان حسین و سید فاضل حسین و مر قاضی و مصطفی حسین
سید نر علی و لده سید حسن و لده امیر حسین و لده سید حسین مفتی و الحبر و لا ولد

سید علی اشرف یک پسر سید زین العابدین زینت حیات داشت در ریاست حیدر آباد
در کون ایچره تقصید می نمود بود با او علی و علی را بیک گفت پس ویر شد که از فرزندانش جدا
شد و حال خبر نه وادم که کجا هستند تا مشر

در حد عالی تبار جناب مولوی سید حسن اشرف صاحب مرحوم مؤلف شجره نژاد یک
فرزند دختر داشتند نام پسر سید باقر و در حسین حیات پدر خود طعمه ننگ اجل گشتند
یک دختر لطیف النساء بر سید منظر حسین پدر ناشر منسوب گشتند دختر دومی فاطمه بی بی بر سید
محمد حسین سید مصطفی حسین منقذ شد و دختر سومی خلیل النساء بر سید ارتضی حسین پسر سید
مرتضی حسین منسوب شد سید احسان حسین از زن بهو بانی دو پسر ظفر و فتح داشتند که از مرد

سید طاهر رسید
و سید منزل ولده سید غزنیه یا دختر سید چاند کلاں در پیشی شاه کشته بودند

و سید منزل و لده سید عمریه با و سید محمد علی
 ولدانی سید رحم علی و سید کرم علی و سید امان علی - سید رحیم علی با و دختر سید محمد علی
 و اجداد کتخدا گشته - یک پسر یادگار گذاشت سید غلام محمد علی با و دختر سید یعقوب
 در پشی شاه کتخدا شد و لده سید روح علی و سید حبيب علی و لده - و سید روح علی
 با و دختر سید شاکر علی در پشی شاه کتخدا شد و لده سید محمد بخش و لده سید طهیب علی
 و سید محمد و لده و سید علی موجود و سید کرم علی و لده سید فتح علی و سید عظمی و لده -
 سید فتح علی با و دختر سید عطا در موضع اجوه کتخدا شد و لده سید سرور علی و لده
 و سید صاحب علی عرف شبراتی با و دختر سید غلام شاه ساکن کتخدا و لده محمد حسن
 در لده آباد کار و کالت می کند سید امان علی در سادات پیره با و دختر سید بهرورد و لده
 کتخدا و لده سید محبت علی با و دختر سید عبدالواحد کتخدا و لده سید حمید علی با و دختر سید
 جعفر علی کتخدا و لده سید صفدر علی و سید اسد علی و یک دختر صاحب بی بی سید صفدر علی
 با و دختر سید محمد تقی کتخدا و لده سید بنده علی و شوکت علی و لده سید بنده علی سه پسر
 شوکت علی سه پسر و صاحب بی بی سید امام علی عرف کلومیان کتخدا و لده - اولادش در موضع

در بهیال متوطن شدند سید فیاض حسین و دو دختر داشتند سید مرتضی حسین
دو پسر و یک دختر گذاشتند پسران سید ارتضی حسین و سید تحسین حسین حالا در کراچی موجودند
سید مصطفی حسین ایک فرزند سید فرخ حسین و یک دختر اصغری بی بی از دو خیر ادلی و سه دختر
اتخذ و چهار شاکر داشتند اصغری بی بی به تحسین حسن گفتند او را ناشر

سید حسام الدین پسر ثانی سید مبارک ولد انیه سید عبد الحکیم و سید محمد
 سید عبد الحکیم و لده سید ولد انیه بی بی زینبیت الله و بی بی جان سرود و لده
 محمد امین و لده سید باقر و ولد انیه بودهن بی بی سید باقر و لده سید عطاء و سید
 سرود و لده بودهن بی بی با سید محمد و لده سید مرتضی کتخدا شده اولاده
 رستم علی و سید محمد مقیم که ذکر شان گذشت .

ورقه ثانی در ذکر حال ابوالعالی بن سید فتح بن سید عالم سید ابوالعالی
 ولد انیه چهار پسر سید سراج الدین و سید یعقوب و سید لکھی و نام پسر چهارم سید
 شعبه سید سراج الدین تا میر رحم علی رسیده منقطع شد . سید یعقوب و لده سید
 باقر و لده سید محمد صالح و لده سید پرنخیش و لده سید امام علی عرف بکومیان و لده
 ابوالحسن و لده نیاز حسن و لیاقت حسین . استیاز حسین عرف ناهو و سه دختر از
 زوج اولی و ولایت از زوج ثانی و دختر بزرگ با منظر حسین پسر مر شوکت علی
 دختر ثانی میر آبا و علی پسر میر قاسم علی و دختر خرد و در عقبه بمیره و سید لکھی و لده
 سید سگری . این شعبه نیز تا ذاکر علی و جعفر علی رسیده منقطع گردید و حصه سید
 رفیع از راه سید ذکی بقیقه هتور علی و دار ثانی یعنی محمد حسن بمیره شان موجود
 و این چهار شعبه از وراثت آنها متحقق و نصیحت نه پیوسته بمکی بابلداند
 و از حال آبا و اجداد مطلقاً اطلاع ندارند و نسب نامہ ہم نزد آنها منیت
 مجبوره شد هر قدر که متحقق شد حواله تلم سواخ نگار گردد و بر سر م کتابی نه .

فرع رابعه در بیان احوال اولاد سید محمد بن سید هاشم پسر و علی
و اتفاق اسرار اثمار نمود که بن علم بیان کوائف جد و االات سید محمد ثانی
مرحوم چنان بمیدان اظهار برافراشته اند که بفضل ایزد و الجلال چون پسر
دومی المسمی سید محمد ثانی چون پائے ولادت با سعادت برجهدا بهت و
میمنت نهادند و چنان والدین بر از روشنی شدند چون بعنوان شباب
قرع عمر جد عالیجناب بمنزل شانزدهمی رسید والدین شادی کتختائی شان با
دختریکه بی بی صاحبیه نام داشتند نمودند ازین زوجگی که خسر تولد نمود و در
اوجدها بخاندان میر عبدالحکیم گتختا شد و چهار دختر از ایشان بوجود آمدند یک
ختر از چهار دختران میر عبدالحکیم و یک دختر بخاندان میرزا علی و یک دختر بمیرزا علی و یک دختر چواری هزارگی ازین
خاندان گتختا شدند چون ازین زوجگی پسر متولد شد بعد مدت دراز
در آخر عمر سید محمد مرحوم شادی کتختائی دیگر با امید اولاد نمودند ازین زوجگی دیگر
بفضل و ادور و پسر بوجود آمدند سید محمد صادق و سید محمد نرماند اولاد سید محمد صادق
از خواهر خود مسماة بی بی صاحبیه نهایت خرد بودند و خواهرند کوره سید صادق
را مثل مادر پرورش کرده بودند و قتیکه سید محمد صادق عرف میرزا محمد بلور
رسیده جوان شدند فقیته انگیزی مردمان تربت گفتگوئی بسیار در باره حصه
و ترکه پدری با خواهرشان یعنی بی بی صاحبیه و سید محمد صادق بمیان آمد بالاخر
سید محمد صادق مجبور گشته از خواهر خود گفتند که شما بجائے مادر من مستفید
شمارا تغایا نمودن با من مناسب نیست چنان کنید که چراغ خانه پدریم روشن
باشد و شما هم از حق و حصه خود محروم نباشید پس چنان قرار یافت که یک

ثلث از ترکه پدری بی بی صاحبه بگیرند و دو ثلث سید صادق و سید لاک
 وقت قبول این سخن بی بی صاحبه گفتند که مادر خان و زمین مزروعی و
 خواهم گرفت چنانچه سید صادق برین معامله راضی شده بموجب پند شاه قریب
 ترکه بوزند

سید محمد صادق عقب خود را بسید سپهر و دنیا گذاشتند. سید درگاه
 و سید بازید و سید عبدالغفار. سید درگاه بی یک پسر داشت سید غلام حیدر و از
 غلام حیدر دو پسر بود و آنند سید محمد کاظم و سید محمد با ششم لا ولد سید محمد کاظم
 کتخدا بمریان گاه بود و عقب خود را بی یک پسر گذاشتند سید حنفی علی ولد این
 سید پسر سید حنفی و سید قادر بخش و سید علی بخش. سید حسین بخش پسر و یک دختر
 در دنیا گذاشتند سید کریم بخش و سید بخش دهدی حسین. کریم بخش یک دختر دادند
 با محمد اسماعیل پسر رحیم بخش کتخدا. او و پسر دارد و دختر تمام پسران سید حسین و
 محمد امیر. سید رحیم بخش با دختر سید غلام بخش این سید فتح علی ساکن بنشود کتخدا و در
 بنشود بکوت پندیر و پسر دارد و دختر دارند و سید محمد عیسی و معتره حسین محمد اسماعیل
 با دختر میکریم بخش عم خودش سید دهدی حسن کتخدا و دو دختر بزرگ و رحیم بخش بر میر
 محمد حسن بن میر بهادر علی و دختر تانی به سید محمد بن تراب علی ساکن سادات پیش
 کتخدا شدند و سید دهدی حسن با دختر سید قادر بخش عم خویش کتخدا و یک دختر
 داد و معتره حسین بن رحیم بخش کتخدا و دختر و یک پسر محمد وزیر دارد. سید
 قادر بخش و پسر دارد و دختر گذاشتند. پسران سید حیات علی و سید صادق علی
 سید حیات علی با دختر میر حسین بخش عم خود کتخدا و یک پسر و یک دختر دارند.

اسم به یقوت و حسین با و دختر میر اسم علی کتخدا و دو دختر بسید حیدر حسین ابن
 شوکت علی کتخدا. صادق علی دو زوج و داشت زوج اولی از قصبه ایراوان
 خواهر میر نجبا و علی از بن شاه و دو پسر و یک دختر و بود و آهنگ سپهران اصفهان
 حسین که بدختر میر حسین بخش کتخدا و پسر شانی جعفر حسین و دختر موجود و
 زوج شانی از موضع کاسی خواهر میر نبی علی و دختر کلان میر قادر بخش بسید بنی بخش
 کتخدا و دختر شانی بسید مهدی حسن کتخدا شدند بسید علی بخش سه پسر و یک دختر و در
 دنیا یادگار گذاشته خود بتمام تیج گزیده نوکری تحصیلاری بجای و بایه دخت
 حیات به بستند. دختر به بسید کریم بخش کتخدا سپهران بسید بنی بخش و بسید حسن بخش و
 ارشاد علی. بنی بخش یک پسر و یک دختر گذاشتند نام پسر واحد حسین با و دختر میر
 بلکن علی پسر عمه خویش کتخدا و دختر و دختر به فضل حسین کتخدا شد و بسید حسن بخش
 با و دختر میر صفدر علی پسر عمه خویش کتخدا شدند و یک دختر دارند که به اطفال حسین
 ولد صادق علی کتخدا شد و ارشاد علی بدختر میر بهادر علی در قصبه بنهوه کتخدا شد
 سه پسر و دو دختر و داشت نام سپهران اعجاز حسین و اشتقاق حسین عرف نواب
 و اشتقاق حسین عرف و زیاده دختر بزرگ به اکرام حسین و دو دختر و زیاده فرخام حیدر
 ابن میر بنده علی کتخدا شدند.

بسید بازید پسر متوسط بسید صادق یک پسر گذاشت. بسید مظهر علی و ولد انیر
 بسید فرزندان علی و بسید و الفقار علی عرف بیجو میاں بسید فرزندان علی و ولد انیر بسید
 محمد بقا و بسید بخش علی و بسید بهادر علی. بسید محمد نقایک پسر و سه دختر گذاشتند
 نام پسر سید طالب علی و ولد و دو دختر بزرگ بسید شیر علی پسر عم خویش و دو دختر

ثانی به سید علی بخش و دختر سولمی سید صفدر علی کتخدا شدند. سید بخش علی
یک پسر و سه دختر گذاشت نام پسر سید مسرور علی و سه دختر اولاد علی و
آباد علی طراف منگلی و یک دختر که به وحید احمد کتخدا شد و دختر بزرگ
بخشش علی سید طالب علی و دختر ثانی به سلون و دختر ثالث به سید مهری
کتخدا بودند.

سید جواد علی و پسر سه دختر داشتند نام پسر سید بشیر علی و سید مهری و دو دختر
سید مهر علی و اولاد آنها و یک دختر از نواده علی سید سید علی. دختر به میر یگان علی کتخدا
بود. از نواده ثانی و پسر سید بشیر علی و یار حسین. بشیر علی به دختر بخش علی کتخدا
بود و سه کرم امام که به دختر افضل حسین کتخدا شد و دو دختر، یک دختر به اماد
حسین و دختر ثانی به منظر حسین ابن یار حسین کتخدا شدند.

و یار حسین سه پسر دارند منظر حسین و کل و میر حسین. سید قنبر علی چهار پسر
داشتند سید محمد و محمد عباس و افضل حسین و اماد حسین سید محمد سه پسر دارند
ظهور احمد منظور احمد و وحید احمد محمد عباس یک دختر دارند که به منظور احمد
کتخدا شد و افضل حسین دو پسر و دو دختر که نام پسران علی باقر و موسی و
و یک دختر به کرم امام و دختر ثانی به ریاض احمد پسر ظهور احمد کتخدا شدند

علی به سید موسی رضا یک پسر داشت نام پسرش ابی طالب بود، ابی طالب یک پسر
گذاشت رابع حسین که الحال در راولپنڈی موجود است. (ناشر)
ظهور و ریاض احمد و فرزند داشتند سید یاشم و سید قاسم. سید یاشم بسنده لازمست
در پاکستان آمده و در راولپنڈی سکونت گزین است. (ناشر)

وامداد حسین المال یک پسر دارند و چند دختر آن و دختر بزرگ میر بهادر علی به
 بخت علی و ثانی به میر سر علی و ثالث به میر تنده علی ساکن کوراسادات کتخدا
 بودند. سید ذوالفقار علی عرف بهچو میاں ولده بخت علی ولده سید علی از زوج
 اولی و نوروز علی لاولد و یک دختر از زوج ثانی سید سید علی ولده نفی علی
 و سید عبدالغفار سپرومی سید صادق یک پسر و یک دختر داشت نام پسر
 محمد حیات لاولد و نام دختر ریحی بی بی لاولد.

فرع خامسه - در بیان حال والاد سید باب الله عرف سید لولا پسر
 چهارمی سید محمد با ششم از زوج ثانی

سید لولا سه پسر داشتند. سید پڑے لاولد. سید عیدی و سید اسد الله
 عرف و دین میاں سه پسر گزاشتند از دو زوج. سید عبدالشکور از زوج اولی
 میر عرف الله و گامسی میاں از زوج ثانی سید عبدالشکور پنج پسر داشتند سید
 غففر لاولد سید اسد الله لاولد سید غلام نور لاولد سید پڑے لاولد. سید غلام حسام
 سید غلام حسام دو پسر داشت سید صلابت علی و سید نجابت علی لاولد. سید
 صلابت علی ولده سید علی بخش عرف بهلن میاں ولد این سید علی اکبر و سید علی صفر
 سید عرف الله ولده سید دارب الله ولده سید لطف الله عرف میر
 حسین ولد این سید فتح علی و سید تراب و سید غلام علی. از سید فتح علی عبدالرزاق
 و محمد اسحق در کهنه و یک دختر لاولد.

سید تراب علی و لدیہ سید عارف علی و سید بندہ علی - سید عارف علی و
 سید محبوب علی و سید خورشید علی - سید بندہ علی و لدیہ سید علی اوسط و مظہر حسین
 و منزل حسین در کوثرہ سادات دار میر غلام علی یک دختر مسماۃ شمس النساء
 بی بی کہ سید ولد علی کتخدا بودند و سید گھاسی و ولسپر و یک دختر داشت نام
 سپران سید محمد آفاق و سید محمد رزاق - سید محمد آفاق لا ولد و سید محمد رزاق لا ولد
 سید امیر علی لا ولد و نام دختر متولی بی سید و اراب اللہ کتخدا بودند و ولدہ سید
 لطیف اللہ معروف میر مہابی و سید عیدی از زوجہ ادلی کہ دختر سید شریف بود
 یک دختر داشت کہ با سید گھاسی کتخدا بودند و ذکرش بالا گذشت

فرع سادس :- در بیان اولاد و حالات سید محب اللہ ولد امیر سید
 باقیم مرحوم :-

از زوجہ ثانیہ سید محب اللہ چہار سپر گذاشتند سید غلام محمد و سید
 ارشد و سید غلام مصطفی و سید محمد راجے سید غلام محمد و لدیہ سید مراد علی و سید
 ناصر علی و سید حافظ علی لا ولد - از سید مراد علی ولدہ سید نواز علی و لدیہ سید اہت علی
 و لدیہ سید شہر علی لا ولد و سید مختار امام علی و لدہ سید مراد علی از ایشان یک دختر
 کہ سید مہدی در فاکپور کتخدا شد و یک سپر نوازش حسین و لدہ جعفر حسین
 با دختر سید شمس حسین رئیس قصبہ رسولپور کتخدا شد -

و سید ناصر علی نے از دہلی آورده بودند از بطنش با سید علی عرف با سید

داسد علی عرف بتا و مسماة منڈ و دختر بوجو و آمدند۔ باسط علی ولدہ غلام بنی
دچیابی بی دختر کہ بہ سید رجب علی ابن میاں صاحب کتخدا بود سید غلام بنی ولدانہ
میر محمدی و میر مہدی سرود و مفقود و لا ولدانہ و داسد علی ولدہ امام بخش
اولاد ایشان در کھنڈ است۔

و مسماة منڈ و بی بی با سید محمد عطا کتخدا شد و سید ارشد بن سید محب اللہ
ولدہ سید محمد و جہیمہ ولدہ سید وارث علی عرف حسین میاں لا ولد و مسماة
چھوٹی بی بی دختر سید محمد و جہیمہ با سید کرم علی بن سید غلام مصطفیٰ ابن سید محب اللہ
ولدانہ سید جہیمہ و سید کرم علی سید حسنہ ولدہ سید رستم علی ولدانہ سید حضرت
بخش و بنیاد علی و محمد بخش۔ سید حضرت بخش ولدہ مرعل حسین بنیاد علی مفقود و
سید محمد بخش ولدانہ احمد بخش و واحد علی لا ولد سید کرم علی ولدہ عیوضی محمد و لدانہ
بی بی مدی و بی بی چاند و بی بی سبحان و بی بی بی بی سید مردان علی کتخدا و بی بی
چاند سید غلام تقی عرف میاں صاحب ابن مہدی میاں کتخدا بود۔ از
بطنتش چہار پسر بوجو و آمدند احمد علی۔ رحمت علی عرف کلو۔ رجب علی۔
شمش علی و بی بی سبحان بہ سید رستم علی کتخدا بودند سید محمد راجے از بطن زوجہ
یک پسر پیدا ہوا و داشت از ایشان یک دختر مسماة سیکندہ سید باسط علی
کتخدا گردید و از بطن زن پیر و نی کہ او را مادر سلیمان می گفتند و و پسر از نطفہ
سید محمد راجے بوجو آمدند غلام علی و غلام حسین۔ غلام علی یک پسر مسمی نیاز علی
لا ولد و و دختر تاملت اللہ و سلامت۔ ماملت اللہ سید راحت علی

وسلامت بفتح علی سپهر غلام حسین کتخدا شد غلام حسین چهار سپهر داشت
محمد علی - فتح علی فیض علی حمایت علی - محمد علی ولده قادر علی ولدانیه رحمت علی و
فتح علی ولده کریم بخش عرف اگسوں و یک دختر که به فضل امام کتخدا شد و
یک دختر که در سادات کوٹا کتخدا بود فیض علی ولدانیه محمد حسین و احمد حسین
لا ولد و حمایت علی ولده وارث علی ولده امجد علی لا ولد غرق مجرا بل گردید

فرخ سالج - در بیان اولاد سید کبیر ابن سید رجن

سید کبیر ابن سید رجن ولدانیه سید بوڑھی و سید مہٹو - سید بوڑھی
یکه دختر داشت - کہ با سید ہاشم کتخدا اگر دید سید مہٹو ولدانیه سید طیب و سید
کبیر و سید شہاب لا ولد - سید طیب ولدانیه سید نور محمد و سید صالح محمد و سید
محمد زمان و سید دوست محمد لا ولد سید نور محمد ولدانیه منور علی و شاکر علی و
جعفر علی - و سید صالح محمد یک سپرو دو دختر داشتند نام سپر عبد الصمد
و پر شد سے پورا با دختر سید ابو محمد کتخدا شد و نحو بخا بر تر کہ خسر خویش قابض
شده مقیم شدند ولدانیه سید غلام سرور سید محمد کاظم و سید یاد علی - سید غلام سرور
ولده سید شرف ولده میر غلام حسین ولدانیه سید زین العابدین لا ولد - سید
حمزہ علی و ابو محمد - سید حمزہ علی یک دختر نور فاطمہ داشت ولده میر ارشاد
علی و میر ابو محمد ولدانیه بختل حسین و میر عباس و میر جان از زوجہ اولی کہ دختر
سید غلام زاہد بود محمد حسین و احمد حسین و مختار حسین از بطن زوجہ ثانیہ کہ زنی
از ذوال بود و سید محمد کاظم سپر ثانی سید عبد الصمد ولده سید احمد کہ دی علم و
صاحب تصانیف بودہ اند ولده میر امیر علی ولدانیه میر محمد علی و بشیر علی ولده

محمد مهدی ولده آقا حسین -

میرزا علی سپهری میر عبدالحمد ولده نیاز علی ولدانیه بی بی حین یہ سید
حمزہ علی کتخدا ولدانیه بی بی نور فاطمہ ولده سید ارشاد علی ونام وخران سید
صالح محمد بی بی چھوٹی و بی بی راجی - بی بی چھوٹی سید جمال الدین کتخدا ولدانیه
سید عبدالحکیم و سید رحمت اللہ - سید عبدالحکیم ولده سید شہاب الدین ولده
میر جمال الدین ولدانیه سید غورم علی لا ولد و سید محبوب علی و سید حکیم علی و سید
محمد یمن - سید محبوب علی ولدانیه سید نجاست علی و ذوالفقار علی و امام علی و
امان علی - و ذوالفقار علی ولده میر سیف علی ولدانیه سخاوت حسین و احمد حسین
امام علی و دو سپہ و یک دختر داشت - پسران احسان علی و سردار علی - و دختر بہ
سیف علی کتخدا شد امان علی ولدانیه سجاد حسین منصب علی جواد علی و دو
دختر دارند - سید حکیم علی ولده غلام عباس پالنگ ولدانیه از زوجہ اولی اوت
علی و از زوجہ ثانیہ مدو علی و عابد علی و یک دختر کہ بہ یاد حسین فتح پوری کتخدا
شد سید رحمت اللہ پسر ثانی جمال الدین ولده نجیب الدین ولدانیه و دو
دختر رضیۃ اللہ لا ولد و عزت اللہ ولده امیر علی ولدانیه بہر علی لا ولد .
ذاکر علی والدانیه یک دختر کہ بہ یعقوب علی کتخدا ولده محمد حسن .
سید محمد زمان پسر ثالث سید طیب ولدانیه سید عبد الحبار عرف جباری میاں
و سید ابو تراب عرف ترابی میاں و سید باقر و سید نعل محمد لا ولد - سید عبد الحبار
ولدانیه سید غیاث الدین و سید عون و سید حیون و ولدانیه صاحب و بدل - سید
غیاث الدین ولده از دو بخش و بی بی سارہ از دو بخش ولده بہمن لا ولد و بی بی

ساره پير محمد الواحد كنه شد ولد اینه بی بی جهاون ولد میر حمید علی ولد اینه
میر صفدر علی و اسد علی . سید عوٹے پسر دومی سید عبد الحیار ولد سید
یوسف علی ولد اینه میرن بی بی ولد اینه بی بی ثورن ولد شاکر علی لا ولد جعفری
ولد میر بی بی میکن لا ولد

سید جیون پسر سومی عبد الحیار ولد محمد صلاح اولاد میر علی نعمتی دیر
خیرات حسین . میر علی نعمتی ولد غلام عسکری اولاد مکان علی امید علی
زوجہ اولی و غلام قاسم و یک دختر از زوجہ ثانی

خیرات حسین ولد ابی بخش لا ولد محمد حسین عورت محمومیان ولد
احمد حسین و رحمت حسین و دو دختر از زوجہ اولی و محمدی حسن و یک دختر
از زوجہ ثانی . و بی بی صاحبی و دختر عبد الحیار سید علی ابن ترابی میاں و بی بی
سلما و دختر دومی میر غلام حیار سید شاکر علی كنه شد بود . سید ابو تراب عورت
ترابی میاں ولد سید علی ولد میر دو دختر بی بی نوان لا ولد بی بی نسایید
محمد صالح كنه شد ولد سید علی نعمتی ولد سید غلام عسکری ولد اینه سید مکان علی و
سید امید علی و سید غلام قاسم . سید باقر ولد سید طیب ولد شاکر علی لا ولد
شاکر علی ولد دو پسر و دو دختر و سید ولی محمد لا ولد و سید عبد الواحد و میر
بی بی جهاون ولد میر حمید علی . باقی حال میر حمید علی شریف جہ شای در یابند
و اسماء و دو دختران شاکر علی شاه بی بی ولد مراد علی لا ولد . دو دختر و دومی راجی
بی بی سید گھن از فرزندان سید طیب كنه شد ولد میر بی بی و اعنت الله
بیچن بی بی و داد پنجا گارن سید اعنت علی كنه شد . ولد وزیر علی و اعنت الله

بی بی و رمانک پور به بدو میاں گردیتری کتخدا شد و لدانیہ دودختر یکے در گڑا بید
 قلندر بخش محلہ قضیانہ کتخدا ولدہ عبدالباسط موجود و دختر ثانی در موضع
 کھجوا یا سید عبدالمجید کتخدا شد و سید احیاء ولدانیہ بی بی زہرہ لاولد

فرع شامہ و رسیان اولاد و حالات سید او و بن سید ملوک و سید حسن
 ناطق حکایت و واقعات روایت چنین آورده اند کہ از اذغال

ایزدی از سید داود چهار پسر یعنی سید کبیر و سید سید و سید حسن و سید کریم متولد
 شدند سید کبیر دو دختر زمینیت و بی بی نور داشتند زمینیت به پسر عم خویش
 مسمی عبد اللطیف این سید سید و کتخدا شد و کراد اولاد و کر سید سید و عنقریب می
 آید و بی بی نور لاولد بود -

سید سید و با دختر عم خویش یعنی سید احمد کتخدا بود و سہ پسر عقب خود گذاشتند
 سید عبد اللطیف - سید پیر محمد و سید رسول - سید عبد اللطیف با دختر سید کبیر کہ
 ذکر شان بالا گذشت کتخدا بودند یک پسر داشتند سید محمود و لدہ سید عنایت اللہ
 ایشان چهار دختر داشتند جان بی بی نور بی بی - چاند بی بی راج بی بی - سید
 عنایت اللہ به دختر سید فتح اللہ کہ ذکر ایشان می آید کتخدا بود یک پسر گذاشتند
 سید ملوک با دختر شیخ عمر علی و ریا داس کتخدا بودند دو پسر و دو دختر داشتند
 پسران سید مراد علی و سید خادم علی و دختران سکینہ بی بی یا سید فرید علی ساکن
 ایرادان کتخدا بود و سبائی بی یا سید باسط علی کہ ذکرش می آید کتخدا بود و سید مراد علی
 سہ زوجہ منکوحہ داشتند اولاد از منکوحہ اخیرہ دختر مراد علی شاہ ساکن گڑا
 بوجود آمد یک پسر و یک دختر پسر سید مصطفی با دختر عم خویش کتخدا بود و دختر

باسید اسد علی بن حیدر علی کتخدا شد و سید خادم علی در شاه پور کتخدا بود یک پسر
 دو دختر داشت یک دختر به نام حسین و ثانی به نام مصطفی کتخدا بودند جان بی بی
 دختر غایت الله به نام دوست محمد و نور بی بی به نام غلام نبی و راج بی بی
 به نام کتخدا و چاند بی بی نا کتخدا و لاولد فوت شد.

سید پیر محمد بن سید سید و ولد سید فتح الله که در سادات بهیرا با محمد میر
 عاشق علی طیب کتخدا بود و ولد سید دوست با جان بی بی مذکور کتخدا و ولد
 سید امام بخش با همه بی بی دختر سید محمد رزاق کتخدا و یک پسر گذاشت پدر علی با دختر
 سید حسین علی کتخدا بود و ولد سید عیوش علی و ولد سید فدا علی و لدایه سید ذاکرین
 سید رسول بن سید سید و یک پسر داشت سید لطف علی و لدایه سید سحر علی
 لاولد محمد علی لاولد محمد علی و یک دختر مسماة چکولی به نام سید رزاق کتخدا و لاولد و
 محمد علی و ولد سید غلام حسین و لدایه به نام بی بی با سید احمد علی و در کتخدا و یک پسر
 علی به نام علی.

و سید حسن ابن سید داد و ولد سید رسول و لدایه سید علی لاولد و سید
 مرتضی لاولد و سید مصطفی و لدایه سید محمد رزاق و سید محمد حیات و سید محمد رزاق
 و لدایه خیمه و همسیره حاجی فحیم نامعلوم و بی بی فحیمه سید امام بخش کتخدا بود
 و از ایشان سید به علی بود و محمد آمدند و ولد سید عیوش علی و ولد فدا علی و سید محمد حیات
 و ولد سید با سید علی و ولد سید شجاعت علی حاجی و زائر به رعیتات غایبات
 حضرات الله معصومین موجود اند.
 و سید کریم ابن سید داد و ولد سید کریم استخف سید در گاهی و سید

محمد سید درگاهی ولدانیه سید یحیی و سید یحیی علی - سید یحیی ولدانیه دود و دختر
لطیف النساء در میران پور کتختا و پدر النساء در شریف آباد کتختا بود و
نذر علی دلد و سرفراز علی ولدانیه فضل امام حال اولادش نامعلوم - مدد علی
ولدانیه فضل النساء که بقدر حسین ولد محمد بخش در کرا کتختا بود و دختر دیگر
سیدانست علی صاحب کرا ملک اوده کتختا بود و مسماة همین دختر نذر علی
با سید علی اکبر در سلون کتختا بود اولادش نامعلوم و سید محمد ابن سید کریم
سید و یک لیس و یک دختر داشت نام سید محمد بن لادلد و مسماة
رحیم و دختر با سید شرف الدین کتختا - از لطیفش سید جمال الدین بود که چهار لیس
گذاشت محمد بخش بنورم علی - محب علی - بنامت علی ذکر اولاد هر چهار را نمی توان
در بیان اولاد واری موجود است از اینجا دریابند -

فرع پنجم در بیان احوالی اولاد سید یحیی سید احمد ابن سید یحیی و
سید یحیی ولدانیه نور محمد و شریف محمد نور محمد ولدانیه سید سید و شاه
محمد عبد الله بابا سید سید و ولد سید محمد و ولد سید غلام علی ولدته یک
دختر و پسر علی و ولد محمد بخش و ولدانیه و دختر نامعلوم اما سید علی موجود
شاه محمد و ولد کریم الدین و ولد شام الله و ولد و دست محمد ولدانیه کریم علی
عاشور علی عیون علی و دود و دختر

سید کریم علی ولدانیه غلام حضرت ، تقی علی ، ممتاز علی صاحب علی
و یک دختر که سید امداد علی کتختا بود و ولد سید غلام حضرت و ولد تقی حسین
و دود دختر یک در احمد و یک به تصدق حسین نرفت و مری کتختا شدند

محمد سید درگاهی
نذر علی دلد و سرفراز علی
ولدانیه فضل امام حال اولادش
نامعلوم - مدد علی
ولدانیه فضل النساء که بقدر حسین
ولد محمد بخش در کرا کتختا بود و
دختر دیگر
سیدانست علی صاحب کرا ملک اوده
کتختا بود و مسماة همین دختر نذر علی
با سید علی اکبر در سلون کتختا بود
اولادش نامعلوم و سید محمد ابن
سید کریم سید و یک لیس و یک دختر
داشت نام سید محمد بن لادلد و
مسماة رحیم و دختر با سید شرف
الدین کتختا - از لطیفش سید جمال
الدین بود که چهار لیس گذاشت
محمد بخش بنورم علی - محب علی -
بنامت علی ذکر اولاد هر چهار را
نمی توان در بیان اولاد واری
موجود است از اینجا دریابند -

فرع پنجم در بیان احوالی اولاد
سید یحیی سید احمد ابن سید یحیی و
سید یحیی ولدانیه نور محمد و شریف
محمد نور محمد ولدانیه سید سید و
شاه محمد عبد الله بابا سید سید و
ولد سید محمد و ولد سید غلام علی
ولدته یک دختر و پسر علی و ولد
محمد بخش و ولدانیه و دختر
نامعلوم اما سید علی موجود شاه
محمد و ولد کریم الدین و ولد شام
الله و ولد و دست محمد ولدانیه
کریم علی عاشور علی عیون علی و
دود و دختر

سید کریم علی ولدانیه غلام حضرت ،
تقی علی ، ممتاز علی صاحب علی و
یک دختر که سید امداد علی کتختا
بود و ولد سید غلام حضرت و ولد
تقی حسین و دود دختر یک در احمد
و یک به تصدق حسین نرفت و مری
کتختا شدند

سید تقی علی یک دختر داشت که به تحمل حسین کتخدا شد، میر مختار علی ولده
 تحمل حسین و منظر حسین، تحمل حسین یک پسر و دو دختر داشت - پسرش
 و رعین جوانی مفقود و اخیر شد و عقد هر دو دختران در پٹی سادات به میر
 بنیاد حسین و احسان حسین واقع شد

سید مصاحب علی ولده صادق حسین - سید عاشوره علی ولده یاد علی
 و دو دختر - سید یاد علی و لایبہ جواد علی موسیٰ علی و شش دختر یکے بر حسب حمل
 دوم به فضل حسین سوم به محمد علی ساکن کوٹا چهارم در پٹنم در ادوگاسی
 سید عیوض علی ولده امداد علی ولده سجاد حسین عروت بیگو و چهار دختر یکے
 و رما کپور و یکے در پٹی و یکے به غلام حضرت و یکے به سید فضل حسین عروت
 سو پامیاں کتخدا بودند و سید امداد علی دو دختر داشت یک به علی اکبر و یک
 به احمد حسن کتخدا بودند، سید عبداللہ پسر موسیٰ نور محمد ولده معین الدین و لایبہ
 دو دختر فاطمہ و حیا سید معین الدین ولده نذر علی، ولده علی محمد و لایبہ بی بی حیا

سید منظر حسین که پیر بزرگوار ناشر بودند از دختر سید حسن اشرف که مولف
 شجرہ بنامد منعقد شدند و دو پسر زمینت زندگانی گزاشتند سید غلام سمیعین که در
 ۱۹۰۹ء عیسوی بمقام راولپنڈی داعی اجل را بسپار گفت میر فتح علی باس (ناشر)
 عا صادق حسین و لایبہ سید ظل حسین و سید غلام حسین - سید ظل حسین و راولا و مجاویہ
 محمد صاحب مرحوم و مقبور اول کسے بود کہ سندی اسے حاصل کردہ منشی علم راروشن کرد
 مگرافوس کہ در عمر سی و پنج دنیا سے دئی را الوداع گفت و در حین حیات پدر خود
 رحلت فرمود و سید فہم حسین بمقام راولپنڈی مسکن گزین است (ناشر)

ولدته بی بی چاند ولدانیه بی بی بما که به فضل علی کتخدا بود بی بی کریمه الله علیها
 میاں کتخدا بی بی بما ولدته بانده بی بی ولدته انگنی بی بی بسید غلام امام کتخدا
 و لا ولد کریمه الله و لده عبد البنی و غلام مرتضیٰ عبد البنی و لده فضل حسین عرف
 سو بامیاں و ولدته مونگا که به میر محمد بخش درویشی کتخدا بود و فضل حسین و لده
 ذاکر حسین و علی حسن ناچیا از زوجه اولی و فرزند حسین از زوجه ثانیه و دو دختر
 بیگی بسید علی درویشی و یک کتخدا و غلام مرتضیٰ اولاده احمد علی لاله
 رحمت علی عرف کتخدا میاں رحب علی شمشیر علی و ولدته متی بی بی بسید کاس علی
 در محترم پور کتخدا و سید باب الله سپر چهار می سید نور محمد و لده محمد رضا و لده
 و سید شریف محمد سپر دولی سید پیار سید و ولدته دو دختر یک به سید عبد الله
 سپر لاله کتخدا و دختر ثانی به بڑے میاں کتخدا بودند .
 شجره خانیه در بیان احوال اولاد سید عالم سپر ثانی جان شاه مقفور
 سید عالم و لده سید فتح اولاده سید فتح مبارک و سید ابوالمعالی . یادداشت
 در اوراق سابق شجره و بنا نگاشته شد مکرر درج نکرده شد .
 شجره ثالثه در تذکره احوال سید قیام الدین سپر ثالث میر جان شاه
 صاحب مرحوم و مقفور

سید قیام الدین و لده سید یعقوب اولاده سید حامد و سید شاعر الله
 سید حامد و لده سید عبد الحمی عرف میر جی کلاں و ولدته لاله بی بی لاله و
 خوابی بی بی لاله سید عبد الحمی اولاده غلام حامد و لایه سید علاء الدین عرف
 سلطان جی و لده سید حسب الله و سید غلام حبقر لاله . سید علاء الدین شش

دختر داشت زینب بی بی - جان بی بی - حفیظ بی بی لاوله سیمه بی بی لاوله
 نساه بی بی ، متدی بی بی لاوله بی بی زینت بالسرعم سید حامد کتخدا از بطن شان
 سید یحیی علی عرفت گمانی میان بوجود آمد و ایشان لاوله زینت فوت شدند و
 جان بی بی بسید غلام شاه کتخدا شدند و یک پسر سید مقصود علی عرفت منگی و دختر
 مسماة نعل بی بی بسید باسط علی عرفت پس میان کتخدا بودند و لاوله رفتند و سید
 منظم علی ولده سید بنیاد علی و دو دختر رحیم النساء و فیاض النساء و رحیم النساء
 و در رسول پور به غیرین علی عرفت جمعی میان کتخدا شدند و یک دختر مسماة
 محمد النساء زینت شدند و محمد النساء لاوله زینت و سید بنیاد علی و لولایه سید
 محمد امین و محمد رحیم و دو دختر بدر النساء و غنیم النساء و زینت النساء بی بی دختر
 پنجم سید علوان الدین و دو دختر مریم بی بی و کلثوم بی بی هر دو لاوله و سید حبیب
 پسر ثانی غلام حامد و لولایه سید حامد و لولایه بی بی لاوله و سید عبدالحی و لولایه مسماة
 مریم و کلثوم لاوله و دختران سید حبیب الله زینت و لولایه بی بی بسید غلام الدین
 کتخدا شدند و یک دختر بی بی صاحبه بوجود آمد و بسید کاظم علی در هند و کتخدا
 شدند و لولایه میر غلام فاضل کهندی غلام زاید غلام عابد و لولایه نعل النساء
 و امانت بی بی و ذکرا بی بی شعیب اشباح جد شان مذکور است و لولایه بی بی دختر
 میر حبیب الله در ناکپور به راجه محمد عمر کتخدا و یک دختر مسماة کریم بی بی گزین شده
 فوت شدند کریم بی بی بسید ابوزاب عرفت بیجو در مالک پور کتخدا شدند و قادر بخش
 و مراد بخش و دسر و باندی بی بی یک دختر داشتند .
 قادر بخش ولده میرنده حسن ، مراد بخش ولده ابن الدین و باندی بی بی

بید غلام ضامن در شده اکتفا بود و کرامت ایشان در شصت و هجده سالگی درج شده - سید
 بدایت الله پسر خود سید عبدالحی و دوزوجه داشتند سید نظام الدین و سید غلام یوسف
 و یک دختر علی بی بی از دوزوجه اولی سید نظام الدین و دوزوجه صریح الله سید
 عطا الشرف که دوزوجه دهم یک پسر و شصت و هجده سالگی درج شده - سید غلام یوسف
 میر مظفر علی بوجود آمدند و یکا بی بی سید محمد و جهریه که کتفا شدند و دوزوجه علی
 عرت حسن میان لادله فوت شدند و از میر مظفر علی میر بشیر علی بوجود آمدند و
 مسماة یکا بی بی سید محمد و جهریه که کتفا شدند -

و سید غلام یوسف پسر ثانی سید بدایت الله و دوزوجه سید منیر علی بهر
 دختر سلطان جی که کتفا بود لادله فوت شدند و مسماة علی بی بی و دختر بدایت الله
 به سید شهاب الدین عرت کهن میان کتفا شدند و دوزوجه علی الشرف و سید
 فتح مبارک و کرامت این بزرگوار سید پسرشان مذکور است و اولاد و دوزوجه ثانی سید
 بدایت الله از ستمش تا معلوم و دوزوجه سید فرزنده علی و دوزوجه سید گرگ علی لادله سید
 شهاب الله پسر ثانی و دوزوجه محمد ماه و دوزوجه اولاد -

شجره چهارم

در توضیح حال اولاد سید قطب الدین بن سید حیات شاه معصوم مرحوم

سید قطب و دوزوجه سید راج سید حسن سید میر معروف سید بهیک سید
 و دوزوجه سید باقر سید چاند سید ناصر سید مطلب لادله و سید یوسف و دوزوجه

سید سوراوی لاولد و سید اراد و ولدایتی حاجاتی بی پایدی الدین کنه
 ترکه سید اراد و سید علی محمد و ترکه نامانی شان سید اولاد علی رسید و سید پانه
 پسر شانی سید حاج یک دختر مسماة چشت بی بی پاید ماه کتخدا شد و ولد این سید
 اولاد علی و مظفر علی لاولد و نظم الدین لاولد و کریم الدین لاولد و سید اولاد
 باد و دختر سید عادل بن سید زنده کتخدا شدند و سه دختر تنی بی بی منفی بی بی
 چشتی بی بی و انشتندی بی بی پاید جمال الدین کتخدا بود چهار پسر گذاشته
 محب علی محمد و شمس حکیم علی خورم علی و منفی بی بی و دو دختر داشت بی بی بنجادی
 متحیا لاولد و بنجایک پسر و یک دختر داشت نام پسر میرد علی و دو دختر و
 سادات به میردانش علی کتخدا شد و چو بی بی بی یک دختر گذاشت از فکران
 که مجهول الایب و الوطن بود و مسماة خیرن پیده شد و به سید محب علی کتخدا شد
 سید حسین و له سید قطب بن سید جان شاه و لدایتی سید تا سقا لاولد و سید
 یازید - سید فرید - سید سعد الله و سید رؤف - سید سعد الله و له رحمت الله
 و له یحیی الدین و له غلام کرک لاولد و ولدایتی بی بی خروا سید مانگی کتخدا
 و له امر علی و لدایتی تهور علی و اکبر علی و بی بی رجوا لاولد سید رؤف و له
 سید جنگی یک پسر داشت سید یازید عرف با جامیان لاولد و سید رؤف
 یک دختر مسماة خیمشی با سید حکیم کتخدا و له سید شرف الدین و له
 جمال الدین اولاد و سید عارف و سید مداری سید عارف و لدایتی بی بی صاحب
 سید جنگی کتخدا شد اولاد سید یازید لاولد و بی بی فقه و له باقر علی اولاد
 حبقر علی لاولد و شا کر علی لاولد سید مداری و له سید مانگی و له سید امر علی

از یک زوجه سید قلندر از یک زوجه و سید عادل از یک زوجه سید حنفی
الاوله سید قنبر الله الاولد و سید لطیف الله ولدیه بی بی برکت یک
دختر از سید لواز علی ولد مراد علی کتخدا شد و ندیه راست علی و ندیه سید علی الاولد
و غلام محبتی و ندیه عظمت الله و بی بی کیسا و بی بی عصمت الله و دختر
از سید عظمت الله سید حاتم علی و محمد عطا و ندیه سید مردان علی سپهر
کمال محمد عطا و ندیه غلام محبتی بی بی بی و دختر امام بخش در بختوا کتخدا
ولد و اولاد حسین عرف للومیاں از ایشان دو دختر یک به احمد بخش و
دیگر به ابداد حسین عرف منگو کتخدا بودند و میرزا ابیت علی و ندیه قربان
علی عرف قزو میاں سید دختر، و میرزا معصوم علی و ندیه علی حسین و ندیه سید محمد
و محمد عطا و دختر که در پی کتخدا شدند

و سید حفیظ و یک دختر داشت که به کریم الله کتخدا و اولاد بود
سید قلندر و ندیه کریم الله و سید عادل و ندیه یک دختر بی بی نور و محمد
اشرف سپهر محمد اشرف یک سپهر و یک دختر کتخدا شد و نام سپهر
حسین علی که پنج دختر داشت خیرا، باجره، رحیمه، مریم، کریم النساء
خیرا و رسول و باجره سید نذر علی و مریم به میرزا محمد علی و رحیمه به نجابت
علی و کریم النساء در کتخدا بودند فقط

مولوی حسین اشرف روم

سلطنت مغلیہ کا زوال ہو چکا تھا۔ بہادر شاہ ظفر کے نام ہندوستان کے بادشاہ کے جاتے تھے طوائف الملوک صوبائی سنگاے اور آٹے دی کی جنگیں لیسٹ اٹھیا کمپنی کے عروج میں معاون ہو رہی تھیں امجد علی شاہ سربراہان مملکت اودھ تھے مختصر یہ کہ جنگ آزادی ہندوستان سے تقریباً بارہ یا تیرہ سال قبل ہی ہنگامی زمانے میں جناب مولف کی ولادت ہوئی۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ شہنشاہ کے عہد کے عہد کے زمانے میں جناب مولف بارہویہ سال کے تھے غلام کم بیدار تفسی صاحب جناب مولف مرحوم کا سال ولادت اندازاً ۱۸۰۰ء قلم فرماتے ہیں۔

جنگ آزادی ختم ہونے پر شاہان اودھ کے عہدہ داران عیسائی عالم محمد واجد علی شاہ و بادشاہ اودھ کے کھٹے میں نظر بند ہو جانے سے خائف ہو کر ہرگز چاہتے تھے کہ وہیں کو واپس ہوئے۔ چنانچہ مولوی دلدار علی صاحب اپنی جناب مولف کے حقیقی چچا اپنے عہد و حکم داری کو بغیر یاد کہہ کر اپنے وطن قبیہ منڈو اضلاع فتح پور مشرق واپس ہوئے اور باوجود اصرار سرکار انگلیزی کی ملازمت نہیں پسند فرمائی مولوی صاحب مولف اپنے ہمراہ لڑکوں کی تعلیم کے لئے ایک معلم کو بھی لائے اور اپنے فرزند سید علی اشرف اور فرزند ان برادر خود یعنی جناب مولف وغیرہ کو اس معلم کے سپرد کیا۔

جناب مولف نے تحقیق علم میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ فارسی کے

منہ ہی کہے جاتے تھے اور عربی میں بھی کسی حد تک دخل رکھتے تھے۔ حضرت شہر قریب
 گیارہ سال کا تھا کہ جناب جدم مرحوم یعنی حضرت مولف نے داعی اجل کو لبیک کہا
 اس وجہ سے ذاتی طور پر فیض ظاہری حاصل نہ کر سکا۔ دو تین سبق پارہ عم قرآن مجید کے
 پڑھنے کا شرف ضرور حاصل کیا۔ مگر ظاہر ہے کہ ذاتی طور پر حقیرناشر کے لئے جناب
 مولف کیے تجر علمی کا دریافت کرنا ناممکن تھا۔ انیسویں صدی کے ربع آخر کا زیادہ
 حصہ جناب مولف نے سلطان پور (ادوحد) میں گزارا۔ ڈپٹی کمشنر سلطان پور مسٹر
 براؤن رگ کے زمانہ میں۔ ضابطہ فوجداری دفعہ چار کے تحت ان کو مقدمات
 فوجداری میں وکالت کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ علاوہ بریں رہا ست حسن پور
 میں بعدہ مختاری بھی مامور ہو گئے تھے۔ زمانہ قیام سلطان پور میں مولف سے
 اپنے دو بھتیجوں کی تعلیم کی طرف بھی توجہ کی۔ یعنی میر فرخ حسین و سیدار تقی حسین کو
 انگریزی تعلیم دلوائی۔ اور بعد میں انہیں دونوں سے اپنی بقیہ دود خزان کا عقد بھی
 کر دیا۔ حضرتناشر کی ولادت بھی سلطان پور ہی میں ہوئی تھی۔ کیونکہ اس زمانے
 میں والدہ تاشرا اپنے پدے بندہ گوارہ جناب مولف کے ہمراہ سلطان پور ہی میں مقیم
 تھیں والد مرحوم بھی سلطان پور پہنچ گئے تھے۔ اور ان کو اس مہر سے کچھ ایسی
 وابستگی ہوئی کہ جدم مرحوم کی مراجعت کے بعد بھی وہ سلطان پور ہی میں مقیم رہے
 اور وہی صاحب جائیداد بھی ہو گئے۔

جدم مرحوم بعض دریاہ خانگی و دیگر امور متعلقہ معانیات منڈوا بترکہ جری
 کے پیش نظر سلطان پور سے مراجعت فرما کر اپنے قہرے میں تشریف لائے اور بڑے
 انہماک کے ساتھ اپنے بنی معاملات کا انصرام و اہتمام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد

راجہ صاحب بیہرہ منع گونڈہ نے طلب فرمایا اور جناب مولف تقریباً دو سال
 ریاست مذکور میں بعد مختاری مامور رہے صحت جواب دے چکی تھی اور مرحوم
 اپنے گھر کے آرام کے اس قدر عادی ہو چکے تھے کہ مشکل اتنی مدت گونڈے میں
 گزار سکے۔ وطن واپس آ گئے۔ گھرانے کے لئے گوشہ عافیت ثابت ہوا۔ لیکن ثانی
 صاحب کی وفات سے جناب جد مرحوم کو ایسا صدمہ پہنچا کہ جس سے قوائے ظاہری کے
 اضمحلال میں زیادتی ہوتی گئی۔ ایک روز علی الصبح حسب عادت بستر خواب سے
 بیدار ہوئے۔ میری چھوٹی خالہ نے وضو کے لئے پانی حاضر کیا۔ نماز کی چوکی پاس
 ہی تھی۔ مرحوم پلنگ سے اٹھ کر چوکی پر بیٹھے اور وضو فرما کر فریضہ سحر ادا کر کے
 لگے چھوٹی خالہ فحش سے فرماتی تھیں۔ کہ آواز میں ارتعاش تھا اور میرے دیکھتے
 دیکھتے دوسری رکعت میں بجائے دو سجدوں کے مرحوم نے تین سجدے کئے اور مشکل
 تشہد و سلام ادا کیا۔ بعد ختم نماز پلنگ پر خود نہیں پہنچ سکے۔ بقول خالہ صاحبہ
 کے دونوں ہنوں نے مل کر ان کو پلنگ پر پہنچا دیا۔ مرحوم نے دو مرتبہ "اللا اللہ"
 کہا اور جاں بحق نسیم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۛ

میرے تو بزرگ تھے۔ مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اکثر بزرگ جو
 اس وقت موجود تھے جناب جد مرحوم کے وفور علمی متانت و سجیدگی ماوراء ان کے
 تقدس کے نہ صرف معترف تھے۔ بلکہ احترام کرتے تھے۔ مرحوم مداح اہلیت بھی
 تھے۔ فارسی کی نثر و کسی حد تک سنجہ نداء سے ہی اندازا ہو سکتا ہے۔ نثر کے علاوہ
 کلام منظوم پر مشتمل ایک کلیات بھی ترتیب دی پاک تخلص فرماتے تھے افسوس
 ہے کہ کلیات اب تک طبع نہیں ہو سکی، حال مگر جناب بیدار تقی حسین صاحب

کے پاس اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔ انشاء اللہ اگر زمانے نے ہمت دی تو شاید
کرادیا جائے گا۔ فی الحال دورِ باعیاں اور چند شعر فقید سے کے درجہ کے ہیں

کر قلع رہ عمر کو عاقل کی طرح
منزل پہ ہٹ کر ملک کمال کی طرح
سے ہاتھ میں مشعل دلائے حیدر
جا ظلمت کو رہیں نہ غافل کی طرح

ہر اک سے رسول دوزخ اشرف ہیں
حسین و بقول و بوالحسن اشرف ہیں
سے پاک ریاست سے یہ عقیدہ میرا
دونوں عالم سے پیچھے اشرف ہیں

چلا دے ساتیا وہ سے عذیر علم کے ساغر سے
جو دل کو جوش میں لا دے دلائے شاہِ خیر سے
انگ آئے جوانی کی یہ کیفیت ہو مستی کی لو
کہ مینا سے دل باغی کو کر دوں چور پتھر سے
رگ جان تک پہنچ جائے یہ تیسری یہ روانی ہو
قلم میرا کرے اس جا پہ بڑھ کر کام نشتر سے
کہ درت دل کی مٹ جائے طبیعت میری بڑھ جائے
گند جائے سمندر فکر بامِ خیر خِ احقر سے
کہیں اہل زباں سب یزباں یہ دیکھ کر حبس کو
ضرور اس کی زباں دھوئی گئی ہے اب کوثر سے

نسب نامہ نامشتر (دواہیالی)

سید جان شاہ بانی قصبہ نندوا ابن سید حسین ابن سید محمد جد امجد سادات
 نندوا ابن سید احمد ابن سید جعفر ابن سید فخر الدین ابن سید ابراہیم ابن سید
 تاج الدین ابن سید حسین ابن سید امام علی نقی علیہ السلام کے چار فرزند سید احمد سید عظیم سید
 قائم الدین اور سید قطب ہوئے فرزند اکبر سید احمد کے صاحبزادے سید راجے بڑے
 ایک سپہ سیر جن کے والد تھے، سید رحمن کے ہاں سید طوک اور سید کبیر پیدا ہوئے
 سید لوک سے سید احمد ان سے سید پیارے ان سے سید نور محمد ان سے سید شاہ محمد
 ان سے سید کوہیم الدین ان سے سید شمس الدین اور ان سے سید دوست محمد سدا
 ہوئے، سید دوست محمد کو فیض تعالیٰ تین سپہ سید کرم علی، سید عاشور علی
 اور سید عیون علی اور دو بیٹیاں عطا ہوئیں۔ سید کرم علی کے چار بیٹے سید
 ممتاز علی، سید غلام حضرت، سید نقی علی، سید مصاحب علی اور دو
 بیٹیاں تھیں۔ سید ممتاز علی کے گھر سید مظہر حسین اور سید بخش حسین
 پیدا ہوئے۔ سید مظہر حسین کے ہاں دو بیٹے سید غلام سبطین اور حقیق نامشتر
 (سید ناصر عباس) پیدا ہوئے۔ خدا کے نام شریک کی عنایت سے حقیق کو
 چھ سپہ اور پانچ دختر عطا ہوئیں۔ لڑکوں کے نام سید مظہر عباس، سید
 شاہد عباس، سید ناصر عباس، سید منتظر عباس، سید کاظم عباس اور
 سید اختر عباس ہیں۔ جب کہ دختران کے نام حفصہ بیگم، عسکریہ بیگم، مددیہ بیگم
 نقیہ بیگم اور رضیہ بیگم ہیں۔ مددیہ بیگم عین عالم جوانی میں داغ مفارقت

دے گئے۔ ودیہ اور ایک دختر یادگار چھوڑے۔

ضمیمہ

نسب نامہ نامشروع نانہالی

نامشروع کی والدہ معظمہ لطیف النساء بی بی اس شجرہ کے مولف جناب
مولوی سید حسن اشرف مرحوم کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ والدہ محترمہ
کے ایک بھائی سید باقر حسین اور دو بہنیں فاطمہ بی بی اور نبیل بی بی تھیں۔
مولوی سید حسن اشرف قبلہ مرحوم کے چار بھائی میر احسان حسین۔ میر فیاض
حسین۔ میر مرتضیٰ حسین۔ میر مصطفیٰ حسین اور دو بہنیں تھیں۔ مولف مرحوم
کا شجرہ درج ذیل ہے۔ مولوی سید حسن اشرف صاحب ابن سید بخش حسین
ابن سید بر علی ابن سید محمد نعیم ابن سید محمد مقیم ابن سید محمد ابن سید مرتضیٰ
ابن سید چاند ابن سید غلام مصطفیٰ ابن سید فتح مبارک
ابن سید فتح ابن سید عالم ابن سید جان شاہ بانی قبیلہ منڈوا ابن سید حسین
ابن سید محمد جدا محمد سادات منڈوا۔